پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱
مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ
المصلح
فی پرچہ ۲
یکم رمضان ۱۳۷۲ھ
ایڈیٹر:- عبد القادر بی - اے
جلد ۵ | ۱۵ ہجرت ۱۳۳۲ھش | ۱۵ مئی ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۱۱

ستر یوم کے بعد لاہور میں مارشل لاء کے خاتمے کا اعلان کر دیا گیا

شہری نظم و نسق پورے طور پر پھر سول حکام کے سپرد کرنے کا فیصلہ

لاہور ۱۴ مئی۔ مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ میجر جنرل محمد اعظم خان نے لاہور میں آج رات کے ۳ بجے سے مارشل لاء کے خاتمہ کا اعلان کر دیا۔ آپ نے ریڈیو پاکستان لاہور سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے بتایا کہ آج رات کے ۳ بجے کرفیو کا جو سائرن بجایا جائے گا۔ اس سے ۷۰ یوم کے مارشل لاء کا اختتام ہو جائے گا۔ تقریر میں آپ نے کہا کہ اب لاہور میں مکمل طور پر امن بحال ہو گیا ہے۔ اور حالات پوری طرح معمول پر آ گئے ہیں۔ اس لئے اب شہری نظم و نسق پورے طور پر سول حکام کے ہاتھوں میں دینے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی شہری نظم و نسق میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑے گی۔ ان حالات کا ذکر کرتے ہوئے جن میں مارشل لاء لگایا گیا تھا میجر جنرل اعظم خان نے کہا ۶ مارچ کی صبح کو شہر میں ایک قیامت خیز ہنگامہ بپا تھا۔ ریل کی پٹڑیاں اکھاڑنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی تھی۔ مواصلات کے سلسلے کو درہم برہم کرنے کے لئے ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تار کاٹ ڈالے گئے تھے۔ لوٹ مار شروع کر دی گئی تھی۔ آگ لگانے کی وارداتیں ہو رہی تھیں۔ کسی کی جان محفوظ نہیں سمجھی جا سکتی تھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حکومت کی مشینری کو مفلوج کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی تھی۔ یہ لوگ پاکستان کی بنیاد کو کھوکھلا کرنا چاہتے تھے۔ ان حالات میں فوج کو شہر کی روک تھام کے لئے طلب کیا گیا۔ فوج کا پہلا کام امن بحال کرنا اور شہر کے نظم و نسق کو بحال کرنا تھا۔ اور دوسرا کام شہر کی حالت کو بہتر بنانا تھا۔ فوج نے چور بازاری۔ منافع خوری۔ اور شہر کی صفائی کیلئے جو مہم شروع کی۔ عوام نے اسے بے حد پسند کیا۔ میجر جنرل اعظم خان نے لاہور کے باشندوں۔ اخباروں۔ خبر رساں ایجنسیوں کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے مارشل لاء کے دوران میں ان سے ہر طرح کا تعاون کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی۔ کہ آئندہ عوام ہمیشہ آئینی اور پُر امن طریقے استعمال کریں گے۔ انہوں نے کہا۔ لاقانونیت اور بدامنی انسانیت کے بھی خلاف ہے۔ اور ان اصولوں کے بھی منافی ہے جن کا اسلام علمبردار ہے۔ آپ نے کہا ملک میں امن قائم رکھنا ملک کے سارے نظام کیلئے زبردست اہمیت رکھتا ہے۔

دونوں ملکوں میں تنازعات پُر امن طریقے سے طے ہو جائیں گے

مسٹر ایڈلائی سٹیونسن کی توقعات

کراچی ۱۴ مئی۔ گذشتہ امریکی صدارت کے ڈیموکریٹک امیدوار مسٹر ایڈلائی سٹیونسن آج تیسرے پہر پاکستان کے دس روزہ دورہ پر .... نئی دہلی سے کراچی پہنچ گئے۔ انہوں نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کے تمام تصفیہ طلب مسائل جلد پُر امن طریقے سے حل ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا میں نے دہلی میں اپنے قیام کے دوران میں محسوس کیا۔ کہ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے دوستی کے جن جذبات کا اظہار کیا ہے۔ ہندوستان کے دلوں میں بھی ویسے ہی جذبات موجود ہیں۔

تقسیم سے پہلے کے جاری شدہ تعلیمی ادارے

دوبارہ جاری کئے جائیں گے

لائلپور ۱۴ مئی۔ پنجاب کے وزیر تعلیم چوہدری علی اکبر نے اسلامیہ کالج لائلپور کے تقسیم انعامات کے سالانہ جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ تقسیم کے وقت جو تعلیمی ادارے جاری تھے لیکن اب بند ہو گئے ہیں۔ ان کو دوبارہ جاری کیا جائے گا۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ تعلیمی سرگرمیوں میں اضافہ کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ آپ نے کہا وہ دن دور نہیں جب لائلپور ایک یونیورسٹی شہر بن جائے گا۔

ایرانی وزیر خارجہ واپس تہران پہنچ گئے

تہران ۱۴ مئی۔ ایران کے وزیر خارجہ ڈاکٹر حسین فاطمی بغداد میں شاہ فیصل کی تاجپوشی کے جشن میں شرکت کرنے کے بعد تہران پہنچ گئے۔ تہران میں واپسی پر انہوں نے کہا۔ کہ مجھے یقین ہے۔ کہ برطانیہ اپنے ایجنٹوں کو ایران میں داخل کرنے کے لئے عراق کو اڈے کے طور پر استعمال نہیں کرے گا۔

جاپان اور اٹلی کی تیل کمپنیاں اور زیادہ مقدار میں

ایرانی تیل درآمد کریں گی

لندن ۱۴ مئی: جاپان اور اٹلی کی جن تیل کمپنیوں نے برطانوی ناکہ بندی کو توڑ کر ایرانی تیل درآمد کیا ہے۔ ان کے مالکوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اور زیادہ مقدار میں ایرانی تیل درآمد کریں گے۔ جاپانی تیل کمپنی کے مالک نے کہا ہے کہ میں جاپان کو ایرانی تیل کی منڈی بنا دینا چاہتا ہوں۔ اطالوی تیل کمپنی کے مالک نے کہا ہے۔ کہ میری کمپنی پرمٹ ملتے ہی ایرانی تیل کی درآمد تیز کر دے گی۔

برمی علاقہ سے کومنتانگ فوجوں کی واپسی کا منصوبہ بنانے کیلئے چار طاقتی کانفرنس!

رنگون ۱۴ مئی: برما کی حکومت نے چار ملکوں کی فوجی کانفرنس میں برما کے علاقہ سے کومنتانگ فوجوں کی واپسی کا منصوبہ بنانے کے لئے چار آدمیوں کا ایک وفد مقرر کیا ہے۔

حکومت پاکستان نے تونسہ بیراج سکیم کی منظوری دیدی

لاہور ۱۴ مئی۔ حکومت پاکستان نے تونسہ بند کی آبپاشی کی سکیم کی منظوری دے دی۔ یہ سکیم۔ حکومت پنجاب نے تیار کی تھی۔ حکومت نے سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ضروری رقم مخصوص کر دی ہے۔ اور تعمیری کام جلد شروع کیا جانے والا ہے۔ اس سکیم پر دس کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ اور مکمل ہونے پر اس کے ذریعہ ضلع ڈیرہ غازیخاں اور مظفر گڑھ کی ۴۴ لاکھ ایکڑ زمین زیر کاشت آ جائے گی۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۱۴ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

یہ کانفرنس آئندہ چند روز میں ہنکانگ میں ہو گی۔ اور اس میں برما۔ تھائی لینڈ۔ امریکہ اور فارموسا کے نمائندے شریک ہوں گے۔ امریکہ نے اس کانفرنس کی تجویز کی تھی۔

امریکہ پاکستان کی غذائی قلت کو دور کرنے کے لئے اسکی مدد کرنا چاہتا ہے

خوراک کے امریکی وفد کے قائد کا بیان

لاہور ۱۴ مئی۔ خوراک کا امریکی وفد مسٹر ہنری جیمس ریڈ کی زیر قیادت آج بہاولپور سے لاہور پہنچا۔ لاہور پہنچنے پر وفد کے لیڈر نے کہا کہ امریکہ ایک دوست ملک کی حیثیت سے پاکستان کی غذائی قلت کو دور کرنے میں مدد دینا چاہتا ہے۔ ....

.... لاہور پہنچ کر وفد نے گورنر پنجاب میاں امین الدین سے ملاقات کی۔ اس کے بعد اس نے محکمہ خوراک کے افسروں کی ایک کانفرنس میں شرکت کی جس کی صدارت وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون کر رہے تھے۔ کانفرنس دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ اور اس میں صوبہ کی عام غذائی صورت حال اور فصل ربیع کا جائزہ لیا گیا۔ وفد کل نہری آبپاشی کے علاقہ کا دورہ کرے گا۔

دہلی ہندو مہاسبھا کے جنرل سیکرٹری کو گرفتار کر لیا گیا

نئی دہلی ۱۴ مئی۔ پولیس نے کل دہلی ہندو مہاسبھا بھون پر چھاپہ مارا۔ اور دہلی مہاسبھا کے جنرل سیکرٹری بلراج کھنہ کو انسدادی نظر بندی کے قانون کے تحت گرفتار کر لیا۔ مسٹر کھنہ کو حال ہی میں جیل جانے کے خلاف اپیل کرنے پر سپریم کورٹ کے حکم سے رہا کیا گیا تھا۔ کل دہلی میں پرجا پریشد کی تحریک کے سلسلہ میں اٹھائیس آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں سے چھ گرفتاریاں انسدادی نظر بندی کے قانون کے تحت کی گئیں

عبد القادر ایڈیٹر و پبلشر نے کریم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۵۳ء

اسلامی لائحہ عمل

جو شخص ہمیں ناحق ضرر پہونچاتا ہے اس کے ساتھ کس طرح کا سلوک کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک لائحہ عمل تجویز فرمایا ہے جو یہ ہے۔

وجزاؤ سیئۃٍ سیّئۃ مثلہا فمن عفا واصلح فاجرہ
علی اللہ ۔ انہ لا یحب الظالمین

یعنی بُرائی کا بدلہ اسی کی مثال برائی ہے۔ پس جس نے معاف کردیا۔ اور اصلاح کرلی۔ پس اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

اسلام نہ تو یہ کہتا ہے کہ برائی کا بدلہ صرف برائی سے دیا جائے۔ اور نہ موجودہ عیسائیت کی طرح یہ کہتا ہے۔ کہ ہر بُرائی کو معاف کردیا جائے۔ بلکہ وہ ہمیں یہ سکھاتا ہے۔ کہ ہر ایک ایسے واقعہ پر جس میں کوئی تم کو بُرائی پہونچاتا ہے خالی الذہن ہوکر غور کرو۔ اور اگر تم تمام حالات کی جانچ پڑتال کرکے اس نتیجہ پر پہونچو۔ کہ وہ شخص جس نے تم کو ضرر پہونچایا ہے ایسا کج طبع ہے کہ برائی کے عوض بھلائی کرنے سے اسکو اور بھی شہ ملے گی۔ اور وہ باز آنے کی بجائے برائی کرنے پر اور بھی دلیر ہوجائے گا۔ اور اگر اسکو برائی کے عوض بُرائی دی گئی۔ تو اس کی اصلاح ہوجائے گی۔ تو اسکو ضرور برائی کا بدلہ برائی دینی چاہیئے۔ تاکہ اسکو احساس ہو کہ برائی کرنے سے اپنے تئیں بھی تکلیف پہونچ سکتی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔

ظاہر ہے کہ ایسے ظالم انسان کے ساتھ نرمی کرنا نہ صرف اپنے ساتھ بے انصافی کرنا ہے بلکہ خود اسکے ساتھ بھی بے انصافی کرنا ہے۔ کسی ظالم کو ظلم کرنے پر شہ دینا یقیناً اس کے ساتھ بھی ظلم ہے۔ کیونکہ اس سے ظالم کی کج طبعی اور بھی محکم ہوجاتی ہے۔ اور وہ ظلم کرنے کا عادی ہوجاتا ہے۔ اور آخر کسی نہ کسی وقت اپنے ظالمانہ رویہ کی وجہ سے اتنا نقصان اٹھاتا ہے۔ کہ اگر شروع میں ہی اس کی اصلاح ہوجاتی۔ تو وہ اس سے بچ جاتا۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہر بات کو جانتا ہے اور ہر فعل کے نتائج کا علم رکھتا ہے۔ اس نے ایک مومن کو ہدایت فرمائی ہے کہ ہر ایسے واقعہ میں سوچو اور دیکھو کہ برائی کا بدلہ برائی دینے سے بھلا ہوتا ہے یا نہیں۔ پھر عدل و انصاف کا تقاضا ہے۔ کہ جو کسی سے جیسی برائی کرے ویسی ہی بُرائی اس سے کی جائے۔ البتہ زیادتی کرنا جائز نہیں ہے۔ وہ سوچے کہ کیا مجھے صبر سے کام لینا چاہیئے۔ یا اپنے آپ کو طیش کے حوالے کردینا چاہیئے۔ کیا میرے بدلہ لینے سے ظالم آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کرلے گا۔؟ الغرض ان سب باتوں پر غور کرکے فیصلہ کرنا چاہیئے کہ بدلہ لینا اصلاح کے قریب ہے یا اگر ظلم کو معاف کردیا جائے۔ تو ظالم شرمندہ ہوکر اپنی اصلاح کرلے گا۔

چونکہ اسلام کی غرض اخلاقی ارتقا ہے اس لئے وہ اس بارے میں کوئی ڈاگمیٹک حکم نہیں دیتا وہ صرف یہ نہیں کہتا کہ

جزاؤ سیئۃٍ سیئۃ مثلہا

یعنے برائی کا بدلہ برائی ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتا ہے کہ

فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ

یعنی جس نے معاف کردیا اور اصلاح کی۔ تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

یہ جو کچھ ہم نے عرض کیا ہے ذاتی اور انفرادی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک حکومت تمام سوسائٹی کی نگران و محافظ ہوتی ہے۔ وہ کسی فرد یا کسی گروپ کا ایسا جرم خود بخود معاف نہیں کرسکتی جو کسی فرد نے کسی فرد یا کسی گروپ کے خلاف کیا ہو۔ اور نہ وہ ایسا جرم معاف کرسکتی ہے۔ جو تمام سوسائٹی کے خلاف ہو۔ جس سے تمام سوسائٹی تباہی میں پڑتی ہو۔ مثلاً وہ اول الذکر صورت میں ایسا جرم صرف اس فرد یا گروپ کی رضامندی سے معاف کرسکتی ہے جس فرد یا گروپ کے خلاف وہ جرم سرزد ہوا ہو۔ اور آخر الذکر صورت فتنہ و فساد کی صورت ہے، اللہ تعالیٰ خود ہی فرماتا ہے۔ کہ

الفتنۃ اشد من القتل
ان اللہ لا یحب الفساد

اسلام میں فتنہ و فساد کے جرم کو قتل سے بھی زیادہ شدید بتایا گیا ہے۔ اس لئے ایسے جرم میں نرمی صرف نہایت شاذ و نادر حالات ہی میں روا سمجھی جاسکتی ہے۔ بے شک بعض شاذ و نادر حالات میں حکومت کو اختیار ہوتا ہے۔ کہ وہ تمام سوسائٹی کے مفاد کے پیش نظر جب وہ دیکھے کہ مجرم اصلاح حال کا پکا عزم رکھتا ہے۔ ایسے جرائم کی سزا میں رعایت کردے۔ مگر یہ نہایت نازک معاملہ ہے۔ اس میں کسی واحد فرد کی ذات کا سوال نہیں ہوتا۔ بلکہ تمام ملک کے قیام و استحکام کا سوال ہوتا ہے۔ یہاں ارباب اختیار کو نہ صرف عامیانہ جذبات سے بالا ہونا چاہیئے۔ بلکہ کسی دھمکی سے بھی مرعوب نہیں ہونا چاہیئے۔ اور صرف ملکی مصالح کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ان کا ذاتی معاملہ نہیں۔ بلکہ تمام ملک کا معاملہ ہے۔ جس نے ان کو اپنا نمائندہ بنا کر عنان اختیار ان کے سپرد کی ہے۔

قطعات

(۱)

دل کی ہر خواہش، نظر کی جستجو
زندگی کی ہر حسین تر آرزو
جان ۔ مال ۔ اولاد ۔ عزت ۔ آبرو
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا

(۲)

عزمِ راسخ، سعیٔ پیہم کی جزا؟
منزلِ مقصود اپنا منتہا
دین و دنیا یہ جہاں یا وہ جہاں
لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

(۳)

بربریت ۔ ظلم ۔ استبداد ۔ جبر
ہائے کس طوفاں میں ہے انساں غریق
قتل و غارت ۔ سازشیں ۔ فتنے ۔ فساد
یا حفیظُ ۔ یا عزیزُ ۔ یا رفیق

عبد المنان ناہید

اشتراکیت اور اسلام ــــ چند اصولی اشارات

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

(۳)

دماغی طاقتوں کی افسوسناک بے قدری

پھر طرفہ ماجرا یہ ہے (اور حقیقۃً یہ ایک عجیب تضاد ہے) کہ جذبات کو مٹانے اور دل کے مقابلہ پر دماغ کو اس کے واجبی مقام سے زیادہ حیثیت دینے کے باوجود اشتراکیت کے نظام میں انسانی دماغ کی کوئی زائد قیمت نہیں لگائی گئی۔ بلکہ اصولاً وہی ہاتھ پاؤں والی عمومی پوزیشن تسلیم کی گئی ہے۔ کیونکہ اشتراکی ممالک میں اسی اصول کے مطابق افراد کا گزارہ مقرر ہوتا ہے۔ اور گو اب عملاً کسی قدر فرق ملحوظ رکھا جانے لگا ہے۔ مگر بنیادی اصول یہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے اب یہ ایک مسلمہ اور تجربہ شدہ حقیقت ہے کہ جس چیز کی اس کے بالا اور ارفع مقام کے باوجود زائد قیمت نہ لگے وہ آہستہ آہستہ اپنے مقام سے گر کر نیچے کی چیزوں کی سطح پر آجاتی ہے۔ اس طرح اشتراکیت کا نظام درحقیقت نسل انسانی کی دماغی طاقتوں کو بھی نقصان پہونچانے کا موجب ہے گو ظاہر ہے کہ اس قسم کی باتوں کا نتیجہ فوری طور پر ظاہر نہیں ہوتا۔ بلکہ کچھ وقت لے کر آئندہ نسلوں میں آہستہ آہستہ ظاہر ہوتا ہے۔ مگر ہوتا یقیناً ہے کیونکہ قدرت کا قانون ٹل نہیں سکتا

انسانی حقوق کی قدرتی تقسیم

علاوہ ازیں اشتراکیت کے نظام میں ایک بڑا نقص یہ بھی ہے۔ کہ اس نظام میں انسانی حقوق کی قدرتی تقسیم کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ اور سارے حقوق کو ایک ہی اصول اور ایک ہی پیمانہ سے ناپا گیا ہے۔ حالانکہ دراصل انسانی حقوق دو قسم کے ہیں اول وہ حقوق جو حکومت کے ذمہ ہوتے ہیں مثلاً عدل و انصاف کا قیام۔ ملکی عہدوں کی تقسیم ترقی کے رستوں کا سب کے واسطے یکساں کھلا ہونا وغیرہ وغیرہ اور دوسرے وہ حقوق جو یا تو فطری قوے کے نتیجہ میں انسان کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور یا انفرادی جدوجہد کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی شخص کا عقل و خرد میں دوسروں سے آگے ہونا یا زیادہ محنت کا عادی ہونا یا زیادہ اچھے طریق پر کاموں کو سرانجام دینا وغیرہ ایک زائد وصف ہے۔ جو بعض لوگوں میں ہوتا ہے۔ اور بعض میں نہیں ہوتا۔ حقوق میں یہ طبعی تفاوت اتنا ظاہر و عیاں ہے کہ کوئی عقلمند انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن اشتراکیت نے ان ہر دو قسم کے حقوق کو ایک ہی چیز قرار دے کر اور ایک ہی قانون کے ماتحت لاکر بالکل خلط ملط کر دیا ہے۔ مگر اس کے مقابل پر اسلام نے حقوق انسانی کی اس فطری تقسیم کو پوری طرح ملحوظ رکھ کر ہر ایک کے مناسب حال علیحدہ علیحدہ احکام جاری فرمائے ہیں۔ چنانچہ اسلام نے پہلی قسم کے حقوق میں۔ جن کا ادا کرنا حکومت کے ذمہ ہے کامل مساوات قائم کی ہے۔ اور کوئی امتیاز روا نہیں رکھا۔ لیکن دوسری قسم کے حقوق میں جو مختلف لوگوں کے انفرادی قوے اور انفرادی کوشش سے تعلق رکھتے ہیں ایک نہایت درجہ حکیمانہ نظام کے ماتحت سمونے کی تو ضرور کوشش کی ہے۔ لیکن جبر کے طریق پر دخل دے کر ان سارے فرقوں کو یکسر مٹانے کا ظالمانہ طریق اختیار نہیں کیا۔ اور حق یہ ہے کہ ان فرقوں کو مٹایا بھی نہیں جا سکتا مثلاً دماغی قوے کے فرق کو کون مٹا سکتا ہے۔ قلبی اوصاف کے فرق کو کون مٹا سکتا ہے؟ جسمانی طاقتوں کے فرق کو کون مٹا سکتا ہے؟ انفرادی جدوجہد کے فرق کو کون مٹا سکتا ہے؟

خارجی سہاروں پر نا واجب بھروسہ

اشتراکیت اور سرمایہ داری ہر دو نظاموں میں یہ بھاری نقص بھی ہے۔ کہ وہ انسان کو جدوجہد کے میدان سے نکال کر اور گویا کلیۃً خارجی سہاروں پر بٹھا کر غافل کر دینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ سرمایہ داری تو دولت مندوں کے لئے جمع شدہ خزانوں کا سہارا مہیا کر کے غفلت پیدا کرتی ہے۔ اور اشتراکیت عوام کو حکومت کے کھونٹے سے باندھ کر غافل رکھنا چاہتی ہے لیکن اسکے مقابل پر اسلام کا نظام انسان کو ہر وقت جدوجہد کے میدان میں کھڑا رکھتا ہے اور خارجی سہارے صرف اس حد تک مہیا کرتا ہے۔ کہ وہ غفلت کا موجب نہ بنیں۔ اور یہی صحیح فطری طریق ہے جس سے ایک طرف تو انسان میں انفرادی کوشش اور انفرادی جدوجہد کی کیفیت زندہ رہتی ہے اور افراد کا دماغ ہوشیار اور چوکس رہنے پر مجبور رہتا ہے۔ اور دوسری طرف خاص خطرہ کے اوقات میں کسی قدر خارجی سہاروں کا آسرا بھی میسر رہتا ہے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ کہ افراد کی معیشت کے متعلق حکومت کا ہر حال میں کلی طور پر ذمہ وار بن جانا ایک ایسا ہی غیر فطری سہارا ہے۔ جیسا کہ جمع شدہ خزانوں پر کسی شخص کا غافل ہو کر بیٹھ جانا۔ بے شک کسی قدر درجہ کا فرق ضرور ہوگا لیکن ہر عقلمند انسان آسانی کے ساتھ سوچ سکتا ہے۔ کہ دراصل اس جہت سے ان دونوں نظاموں کی نوعیت اور بنیادی نظریہ ایک ہی ہے۔ کہ وہ انسان کو جدوجہد کے میدان سے نکالتے ہیں۔ اور صحیح نظریہ صرف اسلام کا ہے۔ جو ہر فرد کو خواہ وہ امیر ہے یا غریب اپنی ضروریات زندگی کے لئے ہر وقت چوکس رکھتا ہے اور اونگھ کر غافل ہونے سے بچاتا ہے۔

روحانیت کا کامل فقدان

مذہبی رجحان رکھنے والے لوگوں کے لئے خواہ وہ مسلمان ہیں یا عیسائی یا یہودی یا بدھ یا ہندو یا سکھ یا کوئی اور ایک خاص قابل توجہ بات یہ بھی ہے کہ اشتراکیت کا سارا میلان اور سارا ذہنی ماحول مادی ہے۔ اور عملاً بھی اس کا سارا زور مادیت ہی کے رنگ میں خرچ ہو رہا ہے۔ اور اشتراکی درسگاہوں میں بھی مذہبی تعلیم بالکل ممنوع ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اشتراکیت کے نظام میں انسان کے روحانی پہلو کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اس نظام کے تمام کل پرزے روحانیت کو مٹانے اور کچلنے اور مذہبیت کو تباہ و برباد کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے خواہ اشتراکیت اپنے منہ سے خدا کے عقیدہ کے خلاف کچھ بولے یا نہ بولے۔ اس کا عملی اثر نمایاں طور پر دہریت کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اور اس طرح اشتراکیت نے گویا انسانیت کے نصف بہتر دھڑ کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ اور کمیونسٹوں کی نئی نسل عملاً ایک دہریہ نسل ہے۔ جس میں کسی خدا پرست کو ڈھونڈنا ایک عبث فعل سے زیادہ نہیں۔ اور اگلی نسلوں کا تو بس خدا ہی حافظ ہے

روس کا آہنی پردہ

اشتراکیت کے نظام کی رازداری بھی اس کے باطل ہونے کی دلیل ہے۔ روس کا آہنی پردہ ایک معروف حقیقت ہے۔ جسے بچہ بچہ جانتا ہے۔ اگر اشتراکیت حقیقۃً ایک رحمت اور بنی نوع انسان کے لئے واقعی مفید اور بابرکت چیز ہے۔ تو اس رازداری کے کیا معنے ہیں؟ روس کے دروازے غیر ملکی مبصروں کے واسطے کیوں بند ہیں؟ اشتراکیت کے پرچارک دوسرے ممالک میں خفیہ نفوذ کا طریق کیوں اختیار کرتے ہیں؟ تاریخ عالم کا مطالعہ اس بات پر ایک زندہ گواہ ہے کہ دنیا میں کوئی صداقت کبھی رازداری کے رنگ میں ظاہر نہیں ہوئی بلکہ ہمیشہ ایک کھلی حقیقت بن کر آئی ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تک اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لے کر موجودہ زمانہ تک جتنے بھی مصلح دنیا کے مختلف ممالک میں آئے ہیں۔ ان سب نے بلا استثنا اپنے اصولوں کا ڈنکے کی چوٹ اعلان کیا ہے۔ اور ان اصولوں کی تبلیغ میں کبھی بھی کوئی رازداری نہیں برتی۔ تو پھر سوچنے کا مقام ہے کہ اشتراکیت میں یہ رازداری کیوں ہے؟ کمیونزم کے متاع کو دنیا کی کھلی منڈیوں میں کیوں نہیں لایا جاتا؟ اشتراکی ممالک میں دوسرے خیالات اور نظریات کی پُرامن تبلیغ و اشاعت کو کیوں روکا جاتا ہے؟ (باقی)

حقیقی اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی پیش کیا

(۱)

از مکرم مولوی عبد المجید صاحب

حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کا مشن

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق عام طور پر یہ غلط فہمی پھیلائی گئی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ (نعوذ باللہ) اس اسلام کو نہیں مانتی۔ جس کو حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں پیش فرمایا۔ اور جس کی تعلیم خدا تعالےٰ کی پاک کتاب قرآن مجید میں اکمل اور اتم طور پر بیان فرمائی گئی ہے۔ حالانکہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی وہ ہستی ہیں۔ جنہوں نے اس تاریکی کے زمانہ میں اسلام کے چہرہ کو منور کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور عقلی و نقلی دلائل سے اس کی صداقت کو دنیا پر روشن کر دکھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل یہ عالم تھا۔ کہ لوگ جوق در جوق عیسائیت کو قبول کر رہے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کے ہاتھوں میں سوائے قصہ کہانی کے کچھ باقی نہ رہا تھا۔ ایک طرف مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھول چکے تھے۔ اور دوسری طرف عملی لحاظ سے ان پر حد درجہ غفلت طاری ہو چکی تھی۔ قرآن مجید محض تبرکاً طاقوں پر رکھا جاتا تھا۔ اور مسلمان ان علوم کے خزانوں سے جو اس پاک کتاب میں بھرے ہوئے ہیں۔ قطعاً غافل اور لاپروا ہو چکے تھے۔ حالانکہ قرآن مجید ہی وہ پاک کتاب ہے۔ جس نے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں میں نئی روشنی اور زندگی بخشی۔ اور سرزمین عرب کو نئے سرے سے زندہ کیا۔ اور وہ لوگ جو انتہائی طور پر وحشیانہ حالت کو پہنچ چکے تھے۔ اور کسی قسم کا نظام انسانیت ان کے اندر باقی نہ رہا تھا۔ معاصی اور گناہوں پر وہ فخر کیا کرتے تھے۔ انسان ہوتے ہوئے ان کی عقلیں مسلوب ہو چکی تھیں۔ شرم و حیا ان میں باقی نہ رہی تھی۔ اور غیرت تو ان کے پاس بھی نہ پھٹکتی تھی۔ شراب ان کے گھروں میں پانی کی طرح استعمال ہوتی۔ زناکاری میں جو اول نمبر پر ہوتا تھا۔ وہی قوم کا رئیس کہلاتا تھا۔ ایسے لوگوں کو قرآن پاک نے حیوانوں سے انسان بنایا۔ اور انسان سے با اخلاق انسان بنایا۔ اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بنایا۔

قرآن مجید کی حقیقی فضیلت

پس اس تاریکی اور ظلمت کے دور میں اسلام کی حقیقت کے اظہار کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو مبعوث فرمایا۔ اور آپؑ نے ببانگِ دہل اس امر کا اعلان کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اس غرض سے مبعوث فرمایا ہے۔ کہ میں قرآن مجید کی روشنی کو دنیا میں پھیلاؤں۔ کیونکہ یہی وہ پاک کتاب ہے۔ جس سے انسان کا دل و سینہ پاک ہوتا ہے۔ اور اس کے مطالعہ سے معارف کے شیریں پھل عطا ہوتے ہیں۔ اور یہی وہ پاک و مطہر کتاب ہے۔ جس سے خدا تعالےٰ کا چہرہ دنیا پر نمودار ہوتا ہے۔ اور انسان کے شکوک و شبہات دور ہو کر یقین کامل حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس مضمون کو مندرجہ ذیل اشعار میں کیا ہی پیارے طریق پر ادا فرمایا ہے۔

"ہے شکر ربِّ عز و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں
وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں
اس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہوگیا
وہ اپنے منہ کا آپ ہی آئینہ ہوگیا
اس نے درختِ دل کو معارف کا پھل دیا
ہر سینہ شک سے دھو دیا ہر دل بدل دیا
اس سے خدا کا چہرہ نمودار ہوگیا
شیطاں کا مکر و وسوسہ بے کار ہوگیا
قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل دنیا میں جس قدر مذاہب پائے جاتے تھے۔ ان کا دارومدار صرف قصوں پر تھا۔ اور ان کے پیروؤں کی حالت مردہ پرست اور قصہ پرست سے کچھ زیادہ نہ تھی۔ ایمان ان کی زبانوں پر تھا۔ مگر ان کے سینے بغض و عناد سے پُر تھے۔ دنیا کی حرص و آز میں ان کے دل مر چکے تھے۔ اور ان کی عمریں غفلت میں بسر ہو رہی تھیں۔ مذاہب کا صرف قصوں پر اعتبار کرنے کا یہ نتیجہ تھا۔ کہ ان کے ماننے والے کفر و عصیان میں مبتلا تھے۔ اور ہر دم گناہوں میں ان کے قدم بڑھتے جا رہے تھے۔ ایسے زمانے میں بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ نے ہی اس صداقت کا اظہار فرمایا۔ اور دنیا کو بتایا کہ قرآن مجید ہی وہ زندہ کتاب ہے۔ جو اس طرف رہنمائی کرتی ہے۔ کہ زندہ مذہب قصہ گو نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ زندہ نشانوں سے یقین کا راستہ دکھاتا ہے۔ سچا دین وہی ہے۔ جس کا خدا اپنی قدرتوں سے خود عیاں ہو۔ اور نشانوں سے رب ارض و سما ہونے کا ثبوت دے۔ تاکہ دنیا پر یہ صداقت واضح ہو۔ کہ وہ طاقت اور قدرت والا خدا اب بھی موجود ہے۔ جو اپنی سلطنت زور اور شوکت کا اظہار کر سکتا ہے۔

تازہ نشانات

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ نے اس صداقت پر بہت زور دیا۔ کہ وہ دین ہی کیا ہے۔ جس میں نورِ خدا کی علامت موجود نہ ہو۔ اور محض خشک توحید پیش کرے۔ آپ نے فرمایا کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ جس میں ہر وقت اور ہر زمانہ میں قدرت نمائی کی عادت نہ ہو۔ انسان کا نفس پرخلل ہرگز قصوں سے پاک نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر دم تازہ نشانوں کا محتاج ہے۔ اس حقیقت کو آپ نے پرجلال الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے۔

"وہ تازہ قدرتیں جو خدا پر دلیل ہیں
وہ زندہ طاقتیں جو یقیں کی سبیل ہیں
ظاہر ہے یہ کہ قصوں میں ان کا اثر نہیں
افسانہ گو کو راہِ خدا کی خبر نہیں
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی نشاں سے ہے
سچ ہے کہ سب ثبوت خدائی نشاں سے ہے"

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ نے یہ بھی اعلان فرمایا۔ کہ اسلام ہی وہ زندہ مذہب ہے۔ اور قرآن مجید ہی وہ زندہ کتاب ہے۔ جو یہ تعلیم دیتے ہیں۔ کہ کوئی کفارہ انسان کے لئے مفید نہیں۔ اور کوئی طریق ایسا نہیں۔ جو گناہ سے انسان کو پاک کر سکے۔ سوائے اس کے کہ انسان کامل معرفت حاصل کرے۔ جو اس کے اندر کامل محبت اور کامل خوف پیدا کرتی ہے۔ اور یہی دو چیزیں ہیں۔ جو گناہ سے انسان کو روکتی ہیں۔ آپ نے ہی یہ فلسفہ بیان فرمایا۔ کہ محبت اور خوف کی آگ جب انسان کے اندر بھڑکتی ہے۔ تو گناہ کے خس و خاشاک کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔ اور یہ محال ہے۔ کہ محبت اور خوف کی پاک آگ اور گناہ کی گندی آگ دونوں ایک جگہ جمع ہو سکیں۔ اور انسان کو کامل معرفت نہیں حاصل ہو سکتی۔ جب تک کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے زندہ برکات اور نشانات انسان کو نہ دیئے جائیں۔ اور حقیقتاً یہی سچے مذہب کی شناخت کا ذریعہ ہے۔ اور اسلام ہی وہ زندہ مذہب ہے۔ جس میں زندہ برکات اور نشانات پائے جاتے ہیں۔ جس نعمت سے دوسرے مذاہب بکلی محروم ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدا نما مذہب ہے۔ کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے۔ اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہو جائے۔ جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں۔ تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا۔ وہ خدا جو دنیا کی نظر سے ہزاروں پردوں میں ہے۔ اس کی شناخت کے لئے بجز قرآنی تعلیم کے اور کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ قرآن شریف معقولی رنگ میں اور آسمانی نشانوں کے رنگ میں نہایت سہل اور آسان طریق سے خدا تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور اس میں ایک برکت اور قوت جاذبہ ہے۔ جو خدا کے طالب کو دمبدم خدا کی طرف کھینچتی ہے۔ اور روشنی اور سکینت اور اطمینان بخشتی ہے۔ اور قرآن شریف پر سچا ایمان لانے والا صرف فلسفیوں کی طرح یہ ظن نہیں رکھتا۔ کہ اس پُرحکمت عالم کا بنانے والا کوئی اور ہونا چاہیئے۔ بلکہ وہ ایک ذاتی بصیرت حاصل کر کے اور ایک پاک رؤیت سے مشرف ہو کر یقین کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے۔ کہ فی الواقع وہ صانع موجود ہے۔ اور اس پاک کلام کی روشنی حاصل کرنے والا محض خشک معقولیوں کی طرح یہ گمان نہیں رکھتا کہ خدا واحد لاشریک ہے۔ بلکہ صدہا چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ جو اس کا ہاتھ پکڑ کر ظلمت سے نکالتے ہیں۔ واقعی طور پر مشاہدہ کر لیتا ہے۔ کہ درحقیقت ذات اور صفات میں خدا کا کوئی بھی شریک نہیں۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ عملی طور پر دنیا کو دکھا دیتا ہے۔ کہ وہ ایسا ہی خدا کو سمجھتا ہے۔ اور وحدت الٰہی کی عظمت ایسی اس کے دل میں سما جاتی ہے۔ کہ وہ الٰہی ارادہ کے آگے تمام دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح بلکہ مطلق لاشئی اور سراسر کالعدم سمجھتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

عقلی طور پر مسئلہ کی وضاحت

اس مسئلہ کو عقلی رنگ میں یوں سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ انسان کے لئے طبعی طور پر یہ سہل امر ہے۔ کہ وہ سفلی زندگی کی طرف گرنا چاہتا ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک بھاری پتھر نیچے کی طرف خود بخود گرتا ہے۔ مگر ایسے اوپر

درخواست دعا

میری باجی حبیبہ بیگم صاحبہ ناصرہ کے جے۔ وی کے امتحان میں کامیابی کے لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ عطار الٰہی احمدی محلہ حاجی پورہ ڈلہوزی

کی طرف پھیلنے کے لئے ایک قوت اور طاقت کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی طرح سے ایک انسان اسفل السافلین میں تو نہایت آسانی سے گر جاتا ہے۔ اور اس کے لئے اُسے کسی قسم کی طاقت خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مگر اوپر جانے لیعنی روحانی مدارج حاصل کرنے کے لئے وہ ایک زور آور ہاتھ کا محتاج ہے۔ اسی حاجت نے سلسلہ انبیاء کی ضرورت کو لازمی قرار دیا ہے۔ پس اسلام نے ہی اس اصول اور سچائی کو پیش کیا ہے۔ کہ وہ زندہ خدا اپنے قادرانہ نشانوں کے شعاع اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اور ابتدا و آفرینش سے اپنی ہستی کو تازہ بتازہ نشانات اور طاقتوں سے ثابت کرتا چلا آرہا ہے۔ اس کی قدرتیں اور طاقتیں ختم نہیں ہو گئیں بلکہ یہ سلسلہ تا قیامت جاری و ساری ہے۔ کیونکہ یہی ذریعہ ہے جس سے انسان گناہوں سے رکتا ہے۔ اور سچی سکینت اور شانتی اور تسلی پاتا ہے یہی واحد طریقہ ہے جو پاک آگ بن کر نفسانی جذبات کو جلا دیتا ہے اور پانی بن کر دنیا پرستی کی خواہشوں کو دھو ڈالتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی معجزانہ زندگی کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ واقعی طور پر اور مشاہدے کے پیرایہ میں وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کو دکھلاتے ہیں۔ یہ مقدس گروہ اپنی ابتدائی حالت میں ایک ذرہ بے مقدار کی طرح ہوتے ہیں۔ یا اُن کی مثال ایک رائی کے بیج کی طرح ہوتی ہے جس کو ایک کسان بوتا ہے۔ اور نہایت ذلیل حالت میں اُسے چھوڑ دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی منشا اور اُس کا وعدہ اُن کے متعلق یہ ہوتا ہے۔

"ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انھم لھم المنصورون وان جندنا لھم الغالبون (سورۃ الصفت)

"اور یہ بات ہمارے بندوں یعنی رسولوں کے متعلق طے پا چکی ہے۔ کہ یقیناً وہ مظفر و منصور ہوں گے۔ اور یقیناً ہمارا لشکر ہی غالب آنے والا ہے"۔

گویا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ ایک ذرہ کو ایک پہاڑ کی طرح کر دکھاتا ہے۔ اور آسمان کی طرح اُن کو بلند کرتا ہے۔ اور ستاروں کی طرح اُن میں چمک ڈالتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے مخالفین چاہتے ہیں۔ کہ وہ ارادہ الٰہی کو معرض التوا میں ڈال دیں۔ اور ناخنوں تک کا زور لگاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا امر بہنے نہ پائے۔ اور رک جائے مگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ سب روکوں کو دور کر کے اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے۔ اور ہر میدان میں اُن کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ اور ہر جنگ میں اُن کو فتح دیتا ہے۔ اور روح القدس سے اُن کی تائید اور نصرت فرماتا ہے۔ اور اُن کے دشمنوں کا دشمن اور اُن کے دوستوں کا دوست بن جاتا ہے۔ پس ان نشانات خوارق اور معجزات کو دیکھ کر ایک دنیا اُن کی غلامی میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور لاکھوں انسان اُن کی طرف کھچے چلے آتے ہیں اور یہ نشانات آسمان اور زمین سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے وجود پر دلالت کرتے ہیں۔ کیونکہ دنیا والوں نے تو زمین و آسمان کو بچشم خود خدا کے ہاتھ سے بنتے نہیں دیکھا لیکن اس حقیقت کو وہ بچشم خود ہر نبی کے زمانہ میں دیکھ لیتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے پیارے مُرسل کے اقبال کی عمارت کو اپنے ہاتھ سے بناتا ہے۔ اور کوئی نہیں جو اس میں روک ڈال سکے جیسا کہ مندرجہ بالا آیت قرآنیہ میں خدا تعالیٰ کا وعدہ درج ہے۔ کہ وہ ایک زمانہ دراز پہلے ہی خبر دے دیتا ہے۔ کہ میں ایک عمارت یعنی سلسلہ کھڑا کرنے والا ہوں۔ اور میں اس کو بناؤں گا۔ اور پھر باوجود سخت روکوں اور شدید مزاحمتوں کے جو مخالفین کی طرف سے پیش ہوتی ہیں۔ وہ ایسا ہی کر کے دکھلا دیتا ہے۔ پس ان نشانات کو دیکھ کر وہ لوگ جو حق کے طالب ہوتے ہیں وہ حق الیقین کے مرتبے کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے وجود پر ان نشانات میں ایک قطعی دلیل پاتے ہیں۔

عہدیداران کے انتخابات فوراً کئے جائیں

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی سابقہ میعاد ۳۰ راپریل ۱۹۵۳ء کو ختم ہو چکی ہے۔ اس سے پہلے معمول یہ تھا کہ میعاد کے اختتام سے ڈیڑھ دو ماہ قبل نئے انتخابات کے لئے اعلان کر دیا جاتا تھا۔ لیکن اس مرتبہ بوجوہ ایسا نہیں کیا جا سکا۔ مگر انتخابات فوراً ہونے چاہئیں۔ پنجاب۔ سرحد۔ سندھ و مشرقی پاکستان وغیرہ کی ہر احمدیہ جماعت اس اعلان کی مخاطب ہے۔ یہ انتخابات ۳۰ راپریل ۱۹۵۶ء تک کے لئے ہوں گے امراء کے انتخابات میں اس بات کی سختی سے پابندی کی جائے۔ کہ ایک سے زائد نام انتخاب کے لئے پیش کئے جائیں۔ اور ہر ایک کے حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد سے دفتر کو اطلاع دی جائے۔ اس ہدایت کی خلاف ورزی کی صورت میں مرسلہ رپورٹ بغیر کسی کارروائی کے متعلقہ جماعت کو واپس کر دی جائے گی۔

نائب امراء کا انتخاب بذریعہ جماعت یا مجلس منتخب نہیں ہوگا۔ بلکہ امراء کے انتخاب سے مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مقرر کئے جائیں گے۔

مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب ہو کر دفتر میں آنا چاہیئے۔ امیر۔ پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ جنرل سیکرٹری۔ سیکرٹری تبلیغ۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری امور عامہ۔ سیکرٹری امور خارجہ۔ سیکرٹری وصایا۔ سیکرٹری جائداد۔ محاسب۔ امین۔ آڈیٹر۔ سیکرٹری تالیف و تصنیف اگر ضرورت ہو۔

ضروری نوٹ:۔ (۱) سیکرٹری تبلیغ کے عہدہ کے لئے کسی سرکاری ملازم کا نام تجویز نہ کیا جائے۔
(۲) تمام عہدہ داروں کے انتخاب منظوری کے لئے براہ راست دفتر نظارت علیا ربوہ میں آنے چاہئیں

(وکیل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دس ہزار بارہ روپیہ ادا ہو چکے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنا انیسویں سال کا چندہ تحریک جدید مبلغ دس ہزار بارہ روپیہ شروع اپریل میں ہی عطا فرما چکے ہیں۔ اور تحریک جدید کے خزانہ میں داخل ہو چکا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسوہ حسنہ ان مجاہدین کے جو تحریک جدید کے جہاد میں ۱۹۳۴ء سے متواتر حصہ لیتے آ رہے ہیں پیش کرتے ہوئے گذارش ہے۔ ہر وہ شخص جو دفتر اول میں شامل ہے۔ انتہائی کوشش کر کے اپنا سال ۱۹ کا وعدہ ۳۰ رمئی تک مرکز ربوہ میں داخل کر کے رسید حاصل کرے۔ مجاہدین کو ایک چٹھی کے ذریعہ بھی اس کی اطلاع کی جا رہی ہے۔ (وکیل المال)

ایک دلچسپ اور مفید تصنیف

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ربوہ)

حال ہی میں ایک کتاب موسومہ "حیات الآخرۃ" محترمی سید ولی اللہ شاہ صاحب، ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ کی تصنیف کردہ شائع ہوئی ہے میں نے اس کتاب کے بعض حصے مطالعہ کئے ہیں۔ گو افسوس ہے کہ ابھی تک ساری کتاب بالاستیعاب نہیں دیکھ سکا) یہ کتاب خدا کے فضل سے بہت دلچسپ اور موثر انداز میں لکھی گئی ہے۔ اور ایک ایسے موضوع پر ہے جو نہ صرف اسلام بلکہ جملہ مذاہب میں اول درجہ کی اہمیت رکھتا ہے۔ یعنی یہ کہ اس دنیوی زندگی کے بعد کوئی اور زندگی بھی مقدر ہے یا نہیں اور اس دوسری زندگی کا انسان کی موجودہ زندگی سے کیا تعلق ہے اور کیا ربط ہے۔ اور اس اُخروی زندگی کے دلائل اور شواہد کیا ہیں

مجھے بہت خوشی ہے۔ کہ محترم شاہ صاحب نے اس مضمون کو بڑی اچھی طرح نبھایا ہے۔ اور کتاب کا انداز تحریر بھی بڑا دلچسپ اور سبق آموز ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر اُخروی زندگی پر ایمان نہ لایا جائے۔ اور انسان کی موجودہ زندگی کو ہی پہلی اور آخری چیز سمجھا جائے۔ تو پھر یہ دنیا اور انسان کی پیدائش ایک لہو و لعب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی جس کے خلاف نہ صرف قرآن شریف بھرا پڑا ہے۔ بلکہ عقل انسانی بھی لہو و لعب کے نظریہ کو دور سے دھکے دیتی ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست نہ صرف اس مفید تصنیف کو خود مطالعہ کریں گے بلکہ غیر احمدی احباب میں بھی اسے تقسیم کر کے خصوصاً نوجوان طبقے میں پھیلا کر اس مفید کتاب کے افادے کو وسیع کریں گے۔ درحقیقت اُخروی زندگی کا منکر ایک دہریہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ اس قسم کے مفید لٹریچر کو پھیلا کر مسلمانوں کو حقیقی توحید کی طرف کھینچنے کی کوشش کریں کیونکہ اس میں مسلمانوں کی عوام فلاح و بہبودی اور پاکستان کی مضبوطی کا راز مضمر ہے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۳۱-۱-۵۳

کتاب ملنے کا پتہ:۔ دفتر نشر و اشاعت ربوہ ضلع جھنگ۔ قیمت اعلیٰ کاغذ عہ فی نسخہ

قیمت عام کاغذ ۸ فی نسخہ۔ علاوہ محصولڈاک

درخواست ہائے دعا

(۱) چوہدری غلام احمد صاحب نائب تحصیلدار سرگودہا حال پھلوال بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ اُن کی صحت کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ (قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر) (۲) خاکسار کو چند ایک مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے جلد از جلد دور فرمائے۔ میرے عزیز کا لڑکا محمد طفیل منیر متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر ۱۲ رمئی کو امتحان مولوی فاضل دے رہا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں (خاکسار محمد ابراہیم کنسٹیبل پولیس ضلع جھنگ) (۳) عاجز نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ میری اور تمام دوسرے احمدیوں کی جنہوں نے امتحان دیا ہے کی شاندار کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعا کیجائے۔ (مبارک احمد خان راولپنڈی شہر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔!

اسلام کے زوال کیلئے علمائے سوء کا گروہ ذمہ دار ہے

گورنر جنرل کی ایبٹ آباد میں تقریر

ایبٹ آباد ۱۳ر مئی۔ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد نے کل شام ایبٹ آباد میں شہریوں کی طرف سے ایک استقبالیہ دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج شام اگرچہ میرا ارادہ تقریر کرنے کا نہیں تھا۔ لیکن گذشتہ چندماہ میں پاکستان میں جو واقعات پیش آئے ہیں۔ انہوں نے مجھے مجبور کر دیا ہے۔ کہ آپ سے کھل کر بات کروں۔ پاکستان آج چوراہے پر کھڑا ہے۔ ہمارے سامنے ایک یا دوسرے راستے کا انتخاب ہے۔ ایک راستہ تعمیر کی طرف اور دوسرا راستہ تباہی کی طرف جاتا ہے۔ ہمارا انتخاب کیا ہوگا۔ اور اس انتخاب کے لئے ہمیں کس چیز کو سامنے رکھنا ہے۔ میں اس معاملہ کو

تفصیلی طور پر

بیان کرنا چاہتا ہوں۔ پاکستان ایک اسلامی مملکت بننے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد مختلف لوگوں نے اسلامی مملکت کا مختلف مطلب نکالا۔ صدیوں سے اسلام کی تاریخ علماء سوء کی بداعمالیوں سے بھری پڑی ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے قرآن اور سنت کی تعلیمات کی تفسیر اپنے آپ تک ہی محدود کرلی تھی۔ اسلام کے زوال کے لئے ایک اور گروہ بھی ذمہ دار ہے۔ اور وہ گروہ ہے ملاؤں کا ہے۔ جاگیرداروں اور بڑے بڑے زمینداروں نے اپنے مفادات کی حفاظت کرنے کی غرض سے خلفائے راشدین کے عہد سے اس سے دریغ نہ کیا۔ کہ وہ اسلام کو استعمال کریں۔ یہاں تک کہ انہوں نے اسلام کو ہمارے سامنے توڑ مروڑ کر اور قطعی تباہ کر کے پیش کیا۔ پاکستان اس لئے قائم ہوا تھا۔ کہ وہ اس برصغیر اور دنیا کے مسلمانوں کی خدمت کرے۔ پاکستان کا ایک عظیم مشن ہے۔ یہ یقیناً یہ نہیں کہ ہم

کسی خاص فرقے کے خلاف

کسی خاص نظریے کا پراپیگنڈا کریں۔

ہمارا مشن

یہ تھا۔ کہ ہم قرآن اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو مسلمانوں تک پہنچائیں۔ اس کی بجائے لوگ اپنی کم فہمی کی وجہ سے اس مقصد سے ہٹ گئے ہیں۔ ان پر عدم رواداری کے ایک بہت بڑے طوفان نے غلبہ پا لیا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ پاکستان کو ایک مذہبی مملکت (یعنی پاپائیت) ہونا چاہیئے۔ جس پر حکومت کرنے والے عوام کے منتخب شدہ نمائندے نہ ہوں۔ جہاں اسلامی جمہوریت اور قرآن کی تعلیمات کے مطابق حکومت نہ ہو۔ ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ یہاں چند علماء کے اشاروں پر حکومت ہو۔ اور ان علماء کو خاص اختیارات دیئے جائیں۔ میں اپنی پوری قوت سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ قرآن کبھی یہ تسلیم نہیں کرتا۔ کہ صرف چند لوگ ہی اسلام کا مطلب سمجھائیں۔ اور اس کی نمائندگی کریں۔ اگر کوئی شخص مجھے یہ ثابت کر سکتا ہے۔ کہ قرآن اس اختیار کو تسلیم کرتا ہے۔ تو نہ صرف میرا احساس خودی ختم ہو جائے گا۔ بلکہ مسلمانوں نے دنیا کی ترقی کے لئے جو کچھ کیا ہے۔ میرے دل میں اس کی بھی کوئی عزت نہیں رہے گی۔

اسلام برہمنیت نہیں ہے

جس نے ویدوں کی تفسیر کا کام صرف برہمنوں تک محدود کر دیا تھا۔ جس سے اچھوتوں اور غیر اچھوتوں کی تقسیم عمل میں آئی۔ بدقسمتی کی بات ہے کہ ہم میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو دنیاوی جاہ و قوت حاصل کرنے اور سستی شہرت حاصل کرنے کے طریقوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس گمراہ گروہ نے ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے خلاف صف آرا کر دیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اسلام کی تعلیمات کا غلط مطلب نکالا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے ہمارے ملک میں کوئی جگہ نہیں۔ وہ ان دو برائیوں میں سے ہیں۔ جن سے انسانیت تباہ ہوتی ہے۔ اور وہ برائیاں

جاہلیت اور عدم رواداری

ہیں۔ مولانا رومی نے کہا تھا:۔

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

(تو دنیا میں اتحاد قائم کرنے کیلئے آیا ہے۔ اسلئے نہیں کہ تو نفاق پیدا کردے) پاکستان اسلئے قائم نہیں ہوا۔ کہ وہ اسلام کو مختلف فرقوں میں تقسیم کردے اور ان میں نفاق ڈالدے۔ لاہور اور پنجاب کے دوسرے مقامات پر جو کچھ ہوا اس پر ہماری گردنیں ندامت سے جھک جانی چاہئیں۔ اتنے گرے ہوئے اصولوں کی بنا پر ہمارا ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ تہذیب ترقی نہیں کر سکتی۔ میں چاہتا ہوں کہ پاکستان زندہ رہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسلام زندہ رہے۔ میں اس قسم کی جاہلیت اور عدم رواداری کے خلاف جو پاکستان کے اتحاد کو تباہ کر رہی ہے۔ جنگ کرتے ہوئے خوشی کیساتھ گولیاں کھا کر جان دینے کو تیار ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ پاکستان وسیع معنوں میں ایک اسلامی مملکت بن کر رہے۔ جو ہر طبقہ خیال کے عوام کی خدمت اور بہبودی کا باعث ہو۔ پاکستان جاہلوں کیلئے وجود میں نہیں آیا تھا۔ اس کا قیام ان لوگوں کے لئے تھا۔ جو بالغ نظر ہیں۔ جو قرآن کی تعلیمات کو سمجھتے ہیں۔ اور اس کی غلط تفسیر نہیں کرتے۔ مجھے افسوس ہے کہ مجھے یہ باتیں ایسے مجمع کے سامنے کہنی پڑ رہی ہیں۔ جہاں مجھ سے بھی زیادہ ضعیف آدمی بیٹھے ہیں۔ لیکن میں کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جو شخص اللہ کے الفاظ کو غلط طور پر پیش کرکے۔ اور انہیں توڑ مروڑ کر سستی شہرت حاصل کرتا ہے۔ وہ اندھے لوگوں کو ایمان اور علم کی روشنی حاصل کرنے کیلئے بہکاتا ہے۔ لوگوں کو بالغ نظر ہونا چاہئے اور صرف اسی صورت میں ہی لوگ اسلام کو سمجھنے اور قرآن اور اسکی تعلیمات کا صحیح مفہوم جاننے کے اہل ہو سکیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ بفضلہ تعالیٰ ہم ایک اسلامی مملکت کی حیثیت سے ہی قائم رہیں گے۔ لیکن اسلامی مملکت سے کیا مطلب ہے۔ قائد اعظم نے اپنی تقریروں میں اس کا کئی دفعہ ذکر کیا تھا۔ اسلام کے معنے توحید پر ایمان ہونا اور یہ یقین رکھنا ہیں کہ تمام اختیارات۔ عوام اور ان کے منتخب نمائندوں کو حاصل ہیں۔ یہی اسلامی جمہوریت ہے مغرب کے لوگوں کیلئے جمہوریت سیاسی نشو و نما کی حیثیت رکھتی ہے۔ جبکہ ہمارے یہاں جمہوریت ہماری زندگی کی بنیاد کو ہی بدل دیتی ہے۔ اور یہ ہمارے ایمان کا ایک حصہ ہے۔ اکثر اوقات اسلامی تواریخ میں اسلام کا یہ تصور علمائے سو زمینداروں اور مطلق العنان جاہ پرستوں کی وجہ سے فوت ہو گیا۔ پاکستان اس مقصد سے وجود میں آیا تھا۔ کہ غلط فہمیوں اور غلط تفسیر کی وجہ سے جمع ہو جانے والے کوڑے کرکٹ کو دور کرے۔ اور جمہوریت یا میں کہوں گا۔ کہ اسلامی جمہوریت کو جو عوام کا خادم ہو چمکائے۔ اسلام کی عبادت یہ ہے کہ مسلمان نماز اور عبادت کے دوسرے فرائض پورے کرے۔ اس کے علاوہ اسلام کا ایک اپنا نظام سیاست بھی ہے۔ جو زندگی کے مختلف شعبوں میں۔ سیاسی اور اقتصادی معاملات میں۔ ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ جہاں تک انسانی حقوق کا تعلق ہے۔ اسلام کے تحت اللہ کی نظر میں۔ تمام انسان بالکل برابر ہیں۔ صوبائی عصبیت ہمارے ایمان کے خلاف ہے۔ ہمیں یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ یہ بنگالی ہے اور یہ سندھی ہے۔ ہم سب پاکستانی ہیں ایک قوم ہیں اور ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں اسلام انسانیت کو سب سے اونچا درجہ دیتا ہے۔ ہمارا ایمان یہ ہے کہ تمام انسان رنگ، نسل، ذات اور مذہب کی تخصیص کے بغیر برابر ہیں۔ اور ان سب کو یکساں مواقع حاصل ہونے چاہئیں۔ ہم انسانیت۔ خیال و یقین اور تقریر کی آزادی کے علمبردار ہیں۔ اسلام دولت کی مساوی تقسیم اور انسانیت کی بھلائی اور اللہ کی راہ میں روپیہ خرچ کرنا سکھاتا ہے۔ ہمیں وہ ماحول پیدا کرنا ہے۔ جسکی اکثر قائد اعظمؒ تلقین کیا کرتے تھے ہمیں ایک اس قسم کی اسلامی سوشلزم پیدا کرنی ہے۔ جس میں کسی کا جبر یا خوف کارفرما نہ ہو۔ بلکہ عام لوگ سنجیدگی اور غور و فکر کے ساتھ نظام حکومت چلائیں مساوات کیلئے زمین ہموار کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے۔ ہمارے زمینداروں اور سرمایہ داروں نے انصاف سے کام نہیں لیا ہے۔ بلکہ وہ غیر منصفانہ ذرائع سے کام لیکر اپنی قوت مجتمع کرنا اور ایک سماجی نظام لانا چاہتے ہیں۔ وہ خیال و عمل کی ذاتی آزادی کو بھی نظر انداز کرتے ہیں۔ یہ یقیناً غیر اسلامی ہے اسلام انفرادی ذاتی ملکیت رکھنے اور پرائیویٹ طور پر تجارت کرنے اور صنعتیں چلانے کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔ یہ سب کچھ کہنے سے میرا مقصد یہ بتانا ہے کہ پاکستان اس لئے موجود میں آیا کہ اسکے باشندے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اسلام کے اعلیٰ و ارفع اصولوں پر عمل کرتے ہوئے عوام اور انسانیت کی خدمت کر سکیں۔ میں اقتصادی صورت حالات کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں ماضی میں ہم سیاسی طور پر غلام تھے۔ اور ہمارے غیر ملکی آقا ہمیں لوٹتے تھے۔ اور اس وجہ سے ہماری ذہنیت شکست خوردہ ہو گئی تھی۔ اب جبکہ ہم آزاد ہو چکے ہیں۔ ہمیں یہ غلامانہ ذہنیت اور شکست خوردگی ترک کر دینی چاہیئے۔ مجھے خلوص دل سے یقین ہے کہ پاکستان کی اقتصادی بنیاد مستحکم ہے اور جیسے جیسے ہمارے وسائل مستحکم تر ہوتے جائیں گے۔ یہ مستحکم تر ہوتی جائے گی۔ خدا کے فضل سے ہم اپنے عارضی مصائب مثلاً غذائی قلت غیر ملکی ایکسچینج ادائیگی کے توازن وغیرہ کی مشکلات پر قابو پالیں گے۔ بشرطیکہ ہم اپنے مہلک دشمنوں یعنی جہالت اور عدم رواداری کے دوبارہ شکار نہ ہوئے۔ میں پاکستان کے گذشتہ چھ سال کے ریکارڈ سے شرمندہ نہیں ہوں۔ ہمارے وزراء کا یہ فرض ہے کہ وہ عوام کو پاکستان کے مصائب اور ترقی کا حال بتائیں کیونکہ جدید زمانے کی جمہوریت میں منتخب نمائندوں کو عوام کو صحیح حالات سے باخبر رکھنا چاہیئے۔ اس سے ان کا حکومت پر اعتماد بڑھتا ہے اسلام عالمی امن کا داعی ہے۔ ہمیں امت وسطیٰ یعنی درمیان کے لوگ۔ کہا گیا ہے جو اعتدال اور رواداری کے علمبردار ہیں ہمیں اپنے شہریوں کی خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم حفاظت اور نشو و نما کرنی ہے ہم مسلمان ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں ہمارے نبی رحمتہ للعالمین ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں عالموں میں مسلمانوں پر رحمت ہے

باقی صفحہ ۸ پر

برطانوی صنعتی میلہ پاکستان کا اسٹال

پاکستانی دستکاریوں میں وزراء کی دلچسپی

لندن (بذریعہ ریڈیو) آج کل یہاں جو برطانوی صنعتی میلہ ہو رہا ہے۔ اس میں دولت مشترکہ کے شعبہ کو بڑی اہم جگہ دی گئی ہے۔ چنانچہ ارلز کورٹ میں بڑے پھاٹک میں گھستے ہی دولت مشترکہ کا شعبہ نظر آتا ہے۔ میلہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ دولت مشترکہ کے شعبہ کو اتنی بڑی جگہ دی گئی ہے۔ اس شعبہ میں دولت مشترکہ کے ۳۲ ملکوں کے اسٹال ہیں اور ان کے بیچ میں شاہی جلوس کے دستوں کا نمونہ رکھا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جلوس میں شامل ہونے والوں کو یہ معلوم ہو سکے گا۔ کہ جلوس قصر بکنگھم سے ویسٹ منسٹر جاتے ہوئے کن کن راستوں سے گزرے گا۔

امریکہ کی فوجی کمانوں میں تبدیلیاں

واشنگٹن ۱۳ مئی۔ کل صدر امریکہ آئزن ہاور نے امریکہ کی بحری اور بری فوجی کمانوں میں تبدیلیوں کا اعلان کیا یورپ میں اتحادی فوجوں کے اعلیٰ کمانڈر جنرل رجوے کو امریکہ کی بری افواج کا چیف آف سٹاف بنا دیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ ان کے نائب جنرل الفرڈ گرونتھر کو اعلیٰ کمانڈر بنا دیا گیا ہے۔ ساری فوجوں کے چیف آف سٹاف کے صدر جنرل او مار بریڈلے کو کوئی نئی کمان نہیں دی گئی۔ ان کی جگہ ایڈمرل آرتھر ریڈفورڈ کو چیف آف اسٹاف کا صدر بنا دیا گیا ہے۔

جان فوسٹر ڈلس سعودی عرب کو

قاہرہ ۱۳ مئی۔ جان فوسٹر ڈلس وزیر امریکہ اور مسٹر ہیرالڈ اسٹاسین ظہران (سعودی عرب) پہنچنے والے ہیں اسی تاریخ کو ایڈلائی سٹیونسن بھی وہاں پہنچیں گے۔ جو دنیا کا دورہ کر رہے ہیں۔

ولادت

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۵۳ء کو برادرم مولوی عبدالرحمن صاحب انور قائمقام پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ بچہ کا نام مجیب الرحمن تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے

(خاکسار ابو العطاء)

وزراء اعظم کی کانفرنس کے ایجنڈے کے متعلق ابتدائی سمجھوتہ ہوگیا

اس بارے میں قطعی فیصلہ مزید خط و کتابت کے بعد کیا جائے گا

نئی دہلی ۱۴ مئی۔ حکومت ہندوستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے وفود میں وزراء اعظم کی کانفرنس کے ایجنڈے کے متعلق سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ ہندوستانی وزارت خارجہ کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایجنڈا انتہائی دوستانہ ماحول میں تیار ہوا ہے۔ پاکستانی وفد جس کی قیادت مسٹر اختر حسین کر رہے ہیں۔ بات چیت اور طریقہ کار کا مسودہ لے کر آج رات نئی دہلی سے کراچی روانہ ہو رہا ہے۔ خیال ہے۔ کہ ایجنڈے کے بارے میں دونوں ملکوں میں مزید خط و کتابت ہوگی۔ اور اس کے بعد قطعی فیصلہ کیا جائیگا۔ ہندوستانی وزارت خارجہ کے پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایجنڈے کے بارے میں بات چیت کرنے کے لئے جو طریقہ پہلے سوچا گیا تھا۔ اس میں کچھ تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دونوں ملکوں کے سیکرٹریوں کی کانفرنس کا خیال بھی ترک کر دیا گیا ہے۔

پاکستان اور آسٹریا کے درمیان سفارتی تعلقات

کراچی ۱۴ مئی۔ پاکستان اور آسٹریا کی حکومتوں نے موجودہ دوستانہ تعلقات کو قائم رکھنے اور انہیں مزید استوار کرنے کے لئے لیگیشن کی سطح پر سفارتی تعلقات کے باہمی تبادلہ کو منظور کر لیا ہے۔

گورنر جنرل کی تقریر (بقیہ صفحہ ۶)

اور صرف مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ ہمارا خدا رب العالمین یعنی کائنات کا خدا ہے۔ اور صرف رب المسلمین نہیں ہے۔ ہمیں رواداری اور محبت کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو مسخر کرنا ہے۔ ہمیں توحید خدا اور اس کے رسول صلعم پر ایمان رکھتے ہوئے مذہب کو منفعت اور سیاسی مفاد کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیئے۔ پاکستان کسی بلاک کا حصہ بننے کے لئے وجود میں نہیں آیا۔ اور نہ ہی وہ کسی غیر ملکی طاقت کے دباؤ یا خوف سے کسی بلاک میں شامل ہوا ہے۔ میں وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ بین الاقوامی معاملات میں پاکستان نے ایک مرتبہ بھی کوئی اقدام بڑی طاقتوں سے مرعوب ہو کر نہیں کیا ہے۔ ہماری پالیسی یہ رہی ہے۔ کہ ان قوموں کی آزادی کے لئے ہم جدوجہد کرتے رہیں۔ جن کی آزادی جاتی رہی ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے کبھی نتائج کی پروا نہیں کی۔ بین الاقوامی معاملات میں پاکستان کا مشن آزادی خیال و تقریر کی حمایت ہے۔ تاکہ انسانیت ترقی کرے۔ پاکستان ہمیشہ ان کے دوش بدوش لڑے گا۔ جو آزادی کے خواہاں اور دھڑے بندی کے خلاف ہیں۔ اسلام خدا کے سوا کسی سے ڈرنا نہیں سکھاتا۔ ۱۹۴۷ء میں جو کچھ ہوا۔ اس پر پاکستان اور بھارت کے لوگ کیسے فخر کر سکتے ہیں۔ جبکہ دونوں جانب لالچ انتقام اور نفسانیت کے جذبات کے تحت لاچار عورتوں پر بدترین اور وحشیانہ مظالم کئے گئے۔ اور تہذیب اور انسانیت کی تاریخ میں نفرت اور عدم رواداری کا ریکارڈ قائم کیا گیا۔ کیا اس طرح پاکستان اور بھارت نے انسانیت کی کوئی خدمت کی؟ ہرگز نہیں۔ نفرت اور کشیدگی کے اس بوجھ تلے بھارت اور پاکستان نے دفاع پر کروڑوں روپے خرچ کئے۔ جبکہ اسی رقم کو عوام کی خوشحالی کے لئے خرچ کیا جا سکتا ہے۔ اس سے سڑکیں اور ہسپتال تعمیر ہو سکتے تھے۔ اور دونوں ملکوں کے عوام کے فائدے کیلئے اس رقم کو صنعتوں میں لگایا جا سکتا تھا۔ اب وقت آگیا ہے کہ بھارت اور پاکستان دونوں سنجیدگی سے سوچیں اور اپنے دلوں کو ٹٹولیں۔ دونوں ملکوں میں ہم آہنگی قائم رہنی چاہیئے۔ دونوں ملکوں کے تعلقات صرف اسی حالت میں خوشگوار ہو سکتے ہیں جبکہ بھارت بغیر کسی شرط کے اور دل میں چور رکھے بغیر پاکستان کی آزادی اور خود مختاری کو تسلیم کرے۔ ہم بھارت کی جانب اسی بنیاد پر دوستی کا ہاتھ بڑھا سکتے ہیں۔ میں اپنے دوست پنڈت جواہر لال نہرو سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جب تک بھارت پاکستان کی مکمل آزادی اور خود مختاری کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس وقت تک دونوں ملکوں کے تعلقات میں بہتری کی کوئی امید نہیں ہے ہمیں شک و شبہ۔ نفرت اور عدم رواداری کا شکار ہو کر اپنے قیمتی وسائل کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ دونوں ملکوں کو اپنے وسائل کو امن و آزادی و جمہوریت انسانیت کی خدمت اور عوام کی حالت بہتر بنانے کے لئے کام میں لانا چاہیئے۔ اس کام میں پاکستان دنیا کے ہر ملک سے پورا تعاون کرنے پر آمادہ ہے۔ پاکستان اپنی آزادی اور خود مختاری کو بلا شرط منوائے بغیر اور سیاسی دباؤ کی وجہ سے کسی سمجھوتہ پر آمادہ نہیں ہوگا۔ پاکستان ایک غلام یا مقلد کی حیثیت سے جینے کے بجائے مرجانا پسند کریگا۔

خاص اجازت لئے بغیر نہر سویز میں متعین برطانوی فوجوں کو رسد پہنچانے کی ممانعت

قاہرہ ۱۴ مئی۔ حکومت مصر نے خاص اجازت لئے بغیر نہر سویز کے علاقے میں برطانوی گیریزن کو رسد پہنچانے کی ممانعت کر دی ہے مصر کے رسد کے محکمے کے وزیر نے ایسے تاجروں کو جو برطانوی گیریزن کو رسد پہنچاتے ہیں حکم دیا ہے۔ کہ وہ اس غرض کیلئے اجازت نامہ حاصل کر لیں انہوں نے بتایا کہ برطانوی گیریزن کو دی جانے والی رسد کی مقدار معین کر دی جائے گی۔ ادھر نہر سویز کے علاقے میں موجود برطانوی فوج کے ایک دستے نے سویز کے ایک قریبی گاؤں کفر عبدہ پر گولیاں چلائیں۔ جن سے ایک مصری کسان زخمی ہوا اور کچھ جائداد کو بھی نقصان پہنچا۔

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس

لنڈن ۱۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس ۳ جون کو بعد دوپہر شروع ہو کر ۹ جون کی صبح تک جاری رہے گی۔ کانفرنس میں بین الاقوامی امور سے متعلق جو پرائیویٹ مذاکرات ہوں گے ان میں صدارت کے فرائض برطانیہ کے وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل ادا کریں گے۔ ایک اجلاس خاصۃً اقتصادی امور پر غور و خوض کے لئے مخصوص ہوگا۔ برطانوی وزیر خزانہ۔ مسٹر آر۔ اے۔ بٹلر بھی کانفرنس سے خطاب کریں گے۔ غالباً وہ ان مذاکرات پر روشنی ڈالیں گے۔ جو حال ہی میں دولت مشترکہ کے اقتصادی پلان کے متعلق امریکی نمائندوں اور ان کے درمیان ہوئے ہیں۔

جنرل نجیب کا پیغام

قاہرہ ۱۴ مئی۔ وزیر اعظم مصر جنرل محمد نجیب نے ماہ صیام کی آمد پر ایک پیغام میں دنیائے اسلام کو مبارکباد پیش کی ہے۔ پیغام میں انہوں نے کہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ مسلم اقوام آئندہ رمضان شروع ہونے سے پہلے پہلے صحیح معنوں میں آزادی اور حق خود اختیاری سے ہمکنار ہو جائیں گی اور ان کی یہ آزادی اسلامی وقار کے شایان شان ہوگی

سیاسی صورت حال کی وضاحت

قاہرہ ۱۴ مئی۔ مصر کے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی نے کل رات کابینہ کو تازہ ترین سیاسی صورت حال سے باخبر کیا۔ انہوں نے ان مذاکرات پر بھی روشنی ڈالی جو حال ہی میں مصری لیڈروں اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلز کے درمیان ہوئے تھے۔

خان عبدالقیوم خان انگلستان جائینگے

کراچی ۱۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر صنعت و زراعت خان عبدالقیوم خان ملکہ ایلزبتھ دوم کی رسم تاجپوشی میں شرکت کرنے کیلئے ۲۹ مئی کو لنڈن روانہ ہو رہے ہیں۔ خان عبدالقیوم خان لنڈن سکول آف اکنامکس کے فارغ التحصیل ہیں۔ وہ قریباً ۳۵ یا ۴۰ سال کے بعد پہلی مرتبہ انگلستان جائیں گے۔

سندھ مسلم لیگ پارٹی کی لیڈرشپ کے تین امیدوار

کراچی ۱۴ مئی۔ سندھ اسمبلی کیلئے مسلم لیگ کے منتخب شدہ ممبران کی ایک میٹنگ اگلی جمعرات کو کراچی میں منعقد ہوگی جس میں لیگ پارلیمنٹری پارٹی کے لیڈر کا انتخاب کیا جائے گا اس غرض کیلئے تین اشخاص کا نام لیا جا رہا ہے۔ میر غلام علی تالپور پیرزادہ عبدالستار اور پیر علی محمد راشدی۔

پن من جوم۔ ۱۴ مئی کوریا میں صلح کی بات چیت کرنے والے کمیونسٹ وفد نے جنگی قیدیوں کی واپسی کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کی پیش کردہ جوابی تجاویز مسترد کر دی ہیں۔

ممتاز دولتانہ یورپ روانہ ہوگئے

کراچی ۱۴ مئی۔ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کل شام بحری جہاز کے ذریعہ یورپ روانہ ہوگئے۔ آپ کے ہمراہ بیگم الماس دولتانہ بھی تھیں۔ آپ وہاں تین ماہ قیام کریں گے۔

رمضان المبارک کا چاند نظر آگیا

کراچی ۱۴ مئی۔ آج کراچی۔ لاہور۔ اور پشاور میں رمضان المبارک کا چاند نظر آگیا۔ راولپنڈی میں بادل ہونے کی وجہ سے چاند نظر نہ آسکا۔

گورنر جنرل کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۴ مئی۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد صوبہ سرحد کے چار روزہ دورہ کے بعد آج صبح کراچی واپس پہنچ گئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایس ۱۱۴۱